رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ بسم الرحمٰن الرحیم Regd. No. L. 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷

تار کا پتہ:- ڈیلی الفضل لاہور

فی پرچہ ا ر

یوم سہ شنبہ ۲۵ ذی القعدہ ۱۳۷۳ھ

جلد ۴۳/۸ | ۲۷ وفا ۱۳۳۳ ہش ★ ۲۷ جولائی ۱۹۵۴ء | نمبر ۱۱۲

میاں مولابخش صاحب درویش وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ ۲۶ جولائی۔ مکرم مرزا عزیز احمد صاحب ربوہ سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ میاں مولابخش صاحب باورچی درویش قادیان میں وفات پاگئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب ان مخلص بزرگ کی بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کریں۔

کمیونسٹوں کا اگلا شکار تھائی لینڈ ہوگا

واشنگٹن ۲۶ جولائی۔ جنوبی کوریا کے صدر سنگمن ری نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ ایشیا میں کمیونسٹوں کا اگلا شکار تھائی لینڈ ہوگا۔ صدر سنگمن ری امریکہ کے صدر آئزن ہاور سے ملنے کے لئے آج واشنگٹن پہنچنے والے ہیں

روئی کی ملکی اور غیر ملکی مانگ پوری کرنے کیلئے آئندہ سال وسیع پیمانے پر روئی کی کاشت کی جائیگی

آئندہ چند سال میں روئی کی پیداوار پچیس لاکھ گانٹھ تک بڑھانے کا منصوبہ

کراچی ۲۶ جولائی۔ اگلے سال تھل کے علاقہ میں اور زیریں سندھ بند سے سیراب ہونے والے علاقہ میں مزید زمین پر روئی کی کاشت کی جائے گی دو لاکھ سے چار لاکھ ایکڑ تک کے مزید رقبہ میں یہ کاشت ہوگی۔ پنجاب اور سندھ میں بہت دیسی روئی کی کاشت وسیع پیمانے پر کی جائے گی۔ ملکی اور غیر ملکی ضروریات پوری کرنے کے لئے جو پروگرام بنایا گیا ہے۔ یہ سکیم اس کا حصہ ہے۔ پروگرام کے مطابق پچیس لاکھ گانٹھ روئی پیدا کی جائے گی۔ یہ پروگرام کئی سال میں جاکر پورا ہوگا۔ اس وقت پاکستان میں روئی کی پیداوار پندرہ لاکھ گانٹھ ہے۔ پچیس لاکھ گانٹھوں میں سے بارہ لاکھ گانٹھیں بیرونی منڈیوں میں بھیج دی جائیں گی۔ اور تیرہ لاکھ گانٹھوں سے ملکی ضروریات پوری کی جائینگی

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت

ناصر آباد ۔ ۲۶ جولائی (بذریعہ ڈاک) مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے احباب اپنے پیارے امام کی کامل صحت یابی کے لئے برابر دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

لاہور ۲۶ جولائی۔ (بوقت ساڑھے آٹھ بجے شب) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق مندرجہ ذیل اطلاع موصول ہوئی ہے:۔
"حضرت میاں صاحب کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے نقرس کی تکلیف میں بھی کافی حد تک کمی ہے"
احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں

لاہور میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

لاہور ۲۶ جولائی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے لاہور کارپوریشن کی حدود میں دفعہ ۱۴۴ کے تحت عام جلسے کرنے جلوس نکالنے اور پانچ سے زیادہ اشخاص کے اجتماع پر پابندی لگادی ہے

سٹیٹ بنک آف پاکستان کے حصہ داروں کو چار فیصدی منافع

کراچی ۲۶ جولائی سٹیٹ بنک آف پاکستان نے ۳۰ جون ۱۹۵۴ء کو ختم ہونیوالے سال کے لئے اپنے حصہ داروں کو چار فیصد منافع دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ بنک کو ۱۹۵۳-۵۴ء میں دو کروڑ دس لاکھ روپیہ کا خالص نفع ہوا۔ اس میں سے حصہ داروں کا حصہ نکال کر ایک کروڑ اٹھانوے لاکھ روپیہ مرکز کو دے دیا جائے گا

انڈونیشیا جنوب مشرقی ایشیا کے دفاعی ادارے میں شامل ہونے پر غور کرے گا

(وزیر اعظم انڈونیشیا)

جکارتا ۲۶ جولائی۔ انڈونیشیا کے وزیر اعظم علی ساستروامیجو نے کہا ہے کہ اگر انڈونیشیا کو جنوب مشرقی ایشیا کے مجوزہ دفاعی منصوبے کا پورا ممبر یا شریک ممبر بننے کی دعوت دی گئی تو وہ اس پر غور کرے گا۔

وزیر اعظم نے یہ بات جنوبی بورنیو میں اس سوال کے جواب میں کہی کہ کیا برطانیہ کولمبو کانفرنس کے شریک ملکوں پر زور دے گا۔ کہ وہ جنوب مشرقی ایشیا کے مجوزہ دفاعی ادارے کے پورے یا شریک ممبر بن جائیں۔ انڈونیشیا بھی کولمبو کانفرنس کے شریک ملکوں میں شامل ہے۔

کراچی میں سندھ کے ضلع افسروں کی کانفرنس

کراچی ۲۶ جولائی۔ آج کراچی میں سندھ کے ضلع افسروں کی کانفرنس شروع ہوئی۔ وزیر اعلیٰ پیرزادہ عبدالستار نے صدارت کی۔ پیرزادہ عبدالستار نے کانفرنس میں یہ تجویز پیش کی کہ سندھ کے دیہات کی بکھری ہوئی آبادی کو مربوط کر دیا جائے۔ آپ نے کہا کہ اس طریقہ سے نہ صرف امن و امان برقرار رکھا جاسکے گا۔ بلکہ عوام کی بھلائی اور ترقی میں بھی مدد ملے گی۔ وزیر اعلیٰ نے نظم و ضبط کے حالات بہتر بنانے کے لئے ایک تجویز یہ پیش کی کہ صوبہ میں طلاقوں اور شادیوں کو باقاعدہ رجسٹرڈ کیا جائے۔

چین کی برطانیہ سے معذرت

پیکنگ ۲۶ جولائی پچھلے دنوں چین کے ساحل کے قریب ایک برطانوی ہوائی جہاز کو مار گرایا گیا تھا۔ چینی حکومت نے اس واقعہ پر برطانیہ سے معذرت کی ہے اور جانی و مالی نقصان کا معاوضہ دینے پر بھی رضامندی ظاہر کی ہے۔

انڈونیشیا کے ڈچ یونین میں رہنے کا سوال

جکارتا ۲۶ جولائی۔ آج انڈونیشی کابینہ کا اجلاس ہو رہا ہے۔ جس میں یہ فیصلہ کیا جائیگا کہ ہیگ میں انڈونیشی وفد اور ڈچ حکام کے درمیان جو بات چیت ہو رہی تھی۔ اس کی بنیاد پر انڈونیشیا کو ڈچ یونین میں رہنا چاہیئے یا نہیں۔ انڈونیشیا کے وزیر تعلیم ہیگ سے جکارتا پہونچ گئے ہیں۔ جہاں وہ کابینہ کو ڈچ حکام سے بات چیت کی تفصیلات بتلائیں گے۔

برطانیہ سویز کی جگہ حیفہ میں اپنا اڈہ بنائیگا

قاہرہ ۲۶ جولائی۔ قاہرہ میں نہر سویز کے متعلق برطانوی مصری بات چیت آج رات دوبارہ شروع ہو رہی ہے۔ برطانوی وزیر جنگ مسٹر انتھنی ہیڈ اس بات چیت میں برطانوی وفد کی رہنمائی کریں گے۔ مسٹر انتھنی ہیڈ نے قاہرہ میں کہا ہے کہ امید ہے کہ نہر سویز کے متعلق سمجھوتہ ہو جائے گا ادھر لندن سے ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ کے نامہ نگار نے خبر دی ہے۔ کہ برطانیہ اس بات کا لحاظ رکھے بغیر کہ کوئی سمجھوتہ ہوتا ہے یا نہیں۔ اس علاقہ سے اپنی فوجیں ہٹا لے گا۔ برطانیہ نہر سویز کے اڈہ کو چھوڑ کر اسرائیلی بندرگاہ حیفہ میں اپنا اڈہ بنانے پر غور کر رہا ہے۔ دو اڈے لیبیا اور اردن میں ہوں گے۔ قبرص میں مرکزی اڈہ ہوگا۔

عراق کے ایوان نائبین کا افتتاح

عراق ۲۶ جولائی۔ آج عراق کے شاہ فیصل نے ایوان نائبین کا افتتاح کیا۔ افتتاح کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے شاہ نے کہا کہ نئی حکومت دوسرے عرب ملکوں سے تعلقات مستحکم رکھے گی گذشتہ ایوان نائبین اسلئے توڑا گیا تھا۔ کہ عراقی حکام اور ایوان نائبین میں تعاون باقی نہیں رہا تھا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے انصاف پریس لاہور میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

کلام النبی صلے اللہ علیہ وسلم

دعا میں جلد بازی سے کام نہ لو

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال یستجاب لاحدکم مالم یعجل یقول دعوت فلم یستجب لی۔ (صحیح بخاری)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دعا مانگنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے۔ جب تک وہ جلد بازی کرتے ہوئے یہ نہ کہے میں نے دعا کی مگر قبول نہیں ہوتی۔

آپ کا نام کس کس شق کے ماتحت آتا ہے؟

تعمیر مساجد بیرون پاکستان کے لئے چندے کی مندرجہ ذیل شرحیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے منظور فرمائی ہوئی ہیں:۔

شق نمبر۱ - ملازمین کیلئے۔ ا۔ پہلی دفعہ ملازمت ملنے پر پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ
ب۔ سالانہ ترقی ملنے پر ایک ماہ کی ترقی کی رقم

〃 ۲ - زمینداروں کیلئے۔ ا۔ دس ایکڑ سے کم زمین کے مالک بحساب ار فی ایکڑ
ب۔ دس ایکڑ اور اس سے زیادہ زمین کے مالک 〃 ۲ر فی ایکڑ
ج۔ دس ایکڑ سے کم زمین کے مزارع 〃 ؍ 〃 〃
د۔ دس ایکڑ یا اس سے زیادہ زمین کے مزارع 〃 ار 〃 〃

〃 ۳ - تاجروں کیلئے۔ بڑے تجار مثلاً منڈیوں کے آڑھتی اور کارخانوں والے } ہر ماہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا پورا منافع

〃 ۴ - صناع (لوہار۔ بڑھئی) نیز مزدوری پیشہ احباب } ہر ماہ کے پہلے دن یا کسی اور مقرر کردہ دن کی مزدوری کا دسواں حصہ۔

〃 ۵ - وکلاء ڈاکٹر صاحبان کیلئے۔ ا۔ پچھلے سال کی کل آمد سے موجودہ سال کی کل آمد کی زیادتی کا دسواں حصہ
ب۔ نیز ہر سال ماہ مئی کی آمد کا پانچ فیصدی

〃 ۶ - ٹھیکیداراصحاب کیلئے - سال کے مجموعی منافع کا ایک فی صدی۔

〃 ۷ - لجنہ اماء اللہ - حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے تریسٹھ ہزار روپیہ کے مطالبہ کی اپنی وعدہ کردہ رقم (برائے مسجد ہالینڈ)

〃 ۸ - خوشی کی تقاریب پر۔ یعنی۔ نکاح۔ شادی۔ بچے کی پیدائش۔ مکان کی تعمیر۔ امتحان کامیابی وغیرہ مواقع پر حسب اخلاص و استطاعت۔

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا ارشادات کی تعمیل میں جلدی کیجئے۔ مسابقت فرمائیے۔ اور جنت میں اپنا گھر بنائیے۔ (وکیل المال تحریک جدید)

دعائے نعم البدل

خاکسار کی چھوٹی بیٹی امۃ العزیز جو ابھی یکسالہ منزل بھی طے کرنے نہ پائی تھی۔ مورخہ ۲۱ر جولائی بروز بدھ بوقت نماز عشاء ہیں دارغ مفارقت دے کر مولا کریم کے حضور دسد ہار گئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب دعا فرماویں۔ کہ خدا تعالےٰ ہمیں صبر جمیل اور نعم البدل عطا فرماوے۔ آمین اللھم آمین۔

(خاکسار (خواجہ) خورشید احمد سیالکوٹی حال فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تکلیف اور مصیبت سے بچنے کی واحد راہ

"اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا خدا ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ جو متقی ہوتے ہیں۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ قرآن شریف میں تقوےٰ کا لفظ بہت مرتبہ آیا ہے۔ اس کے معنے پہلے لفظ سے کئے جاتے ہیں۔ یہاں مع کا لفظ آیا ہے۔ یعنی جو خدا کو مقدم سمجھتا ہے۔ خدا اس کو مقدم رکھتا ہے۔ اور دنیا میں ہر قسم کی ذلت اور سختی سے بچنا چاہے تو اس کے لئے ایک ہی راہ ہے کہ متقی بن جائے۔ پھر اس کو کسی چیز کی کمی نہیں۔ پس مومن کی کامیابیاں اس کو آگے لے جاتی ہیں۔ اور وہ وہیں پر نہیں ٹھہر جاتا"۔ (ملفوظات)

شوریٰ ـــــ سالانہ اجتماع

تجاویز ۳۱ر اگست ۵۳ء تک مرکزی دفتر میں پہنچا دیں

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر خدام الاحمدیہ کی ترقی اور بہبودی کے ذرائع پر غور کرنے کے لئے مجلس شوریٰ منعقد کی جاتی ہے۔ جس کے لئے ایجنڈا تیار کر کے مجالس کو قبل از وقت بھجوایا جاتا ہے۔ تا اجتماع میں شامل ہونے والے نمائندگان تجاویز کے بارہ میں اپنی مجلس کی رائے حاصل کر سکیں۔

ایجنڈا کی تیاری کے لئے ضروری ہے کہ ۳۱ر اگست ۵۳ء تک تجاویز دفتر میں پہنچ جائیں۔

تجاویز کے بارہ میں یہ امر یاد رکھنا ضروری ہے کہ جو نمائندے مرکز آئیں۔ وہ مجلس مقامی کے مشورہ سے آئیں۔ اسی طرح جو تجاویز بھی بھجوائی جائیں۔ وہ معین الفاظ میں ہوں۔

مرکزی دفتر کی طرف سے انشاء اللہ تعالےٰ ۱۵ ستمبر ۵۳ء تک ایجنڈا جملہ مجالس کو بھجوا دیا جائیگا جن مجالس کی تجاویز ایجنڈا میں درج ہو جائیں گی ان مجالس کے نمائندگان کے لئے اجتماع میں شامل ہونا ضروری ہوگا۔ ورنہ وہ تجاویز شوریٰ میں پیش نہ ہو سکیں گی۔ (نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضرورت ہے

اگر کوئی پنشنر ڈاکٹر یا کوئی قابل حکیم کسی جگہ پریکٹس کرنا چاہتے ہوں۔ تو اطلاع دیں۔ ایک جماعت میں جہاں پریکٹس کافی ہو سکتی ہے۔ تجربہ کار ڈاکٹر یا حکیم کی ضرورت ہے۔ تمام درخواستیں امیر یا پریذیڈنٹ جماعت کی تصدیق سے آئیں۔

بنام (ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

ضلع ملتان کیلئے انسپکٹر تحریک جدید

مولوی عبد المنان صاحب دہلوی انسپکٹر وکالت مال (تحریک جدید) ملتان کے ضلع میں بھیجے جا رہے ہیں۔ تمام احمدی جماعتوں کے ذمہ دار اراکین و عمائدان کے ساتھ ہر ممکن تعاون فرمائیں۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

تعلیم الاسلام کے ایک اور طالبعلم کی کامیابی

تعلیم الاسلام کالج کے ایک طالب علم قاضی مبارک احمد صاحب رول نمبر ۳۲۴ .B.Sc (Tech) Chemistry کے امتحان میں سیکنڈ ڈویژن میں کامیاب ہوئے ہیں

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور)

درخواستہائے دعا:۔ والدہ صاحبہ چوہدری عبد اللطیف صاحب واقف زندگی دفتر وکیل المال بعارضہ بخار و کھانسی عرصہ دو ماہ سے سخت بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرماویں (خاکسار عبد اللطیف ربوہ ضلع جھنگ)

۲۔ میرے ابا جان ملک محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ بی۔ اے ایل ایل بی منٹگمری بغرض حج تشریف لے گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں یہ سفر ان کے لئے بابرکت ہو آمین۔ ملک محمد فہیم

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۷ جولائی ۱۹۵۴ء

۹۰

ہند چینی سے سبق

قریباً آٹھ سال سے ہند چینی میں جو جنگ ہو رہی تھی آخر اس کا خاتمہ ہو گیا۔ اس جنگ میں جو نقصان جان و مال ہوا ہے۔ اس کی تمام تر ذمہ داری فرانس اور اس کے سامراجی ساتھیوں پر ہی عائد ہوتی ہے۔ دوسری عالمگیر جنگ کے بعد مشرق میں جو بیداری پیدا ہوئی۔ فرانس نے اس کا صحیح اندازہ نہ کیا۔ اور یہ سمجھے رکھا کہ ان ممالک کو محض طاقت سے محکوم رکھا جا سکتا ہے۔ حالانکہ ہند چینی میں جو آزادی کے رجحانات پیدا ہو رہے تھے اگر ان پر غور کیا جاتا۔ تو فرانس کو آج سے بہت پہلے اپنی پالیسی بدل لینی چاہیئے تھی۔ افسوس یہ ہے کہ اس نے انڈونیشیا میں ہالینڈ اور برصغیر ہند میں برطانیہ کے رویہ سے کوئی سبق نہ سیکھا۔

برطانیہ، ہالینڈ اور فرانس ایسے سامراجی ممالک تھے۔ جن کی نوآبادیاں جنوب مشرقی ایشیا میں قائم تھیں۔ برطانیہ نے سب سے پہلے جنگ کے بعد اس علاقہ کے بدلے ہوئے حالات کا احساس کیا۔ اور اپنی کمزوریوں کا جائزہ لے کر ہند جیسی وسیع مملکت کو آزادی دے دی۔ اور اپنے اس فعل سے جس قدر اس کو فائدہ ہوا ہے اپنے قبضہ میں رکھنے سے کبھی نہ ہوتا۔ یہ درست ہے کہ برطانیہ نے اپنے مصالح کی بناء پر ایسا کیا مگر صحیح مصالح بھی کسی قوم کی بڑی خوبیوں میں داخل ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ برطانیہ جس طرح لڑائی کے بعد گر گیا تھا۔ اگر فرانس کی طرح ضد پر اڑا رہتا۔ تو یقیناً وہ آج اتنا گر جاتا۔ کہ پھر کبھی سر نہ اٹھا سکتا اس نے نہایت عقلمندی سے نہ صرف اپنی طاقت کو ضائع ہونے سے بچا لیا۔ بلکہ تاریخ عالم میں ہمیشہ کے لئے نیک نامی کا سرٹیفکیٹ حاصل کر لیا۔

برطانیہ کے بعد ہالینڈ کو انڈونیشیا کا معاملہ درپیش ہوا۔ پہلے تو اس نے بھی فرانس کی طرح انڈونیشیا کے بڑھتے ہوئے جذبات آزادی کو طاقت سے دبا دینا چاہا۔ مگر آخرکار اسکو جھکنا پڑا۔ اور سچ بات یہ ہے۔ کہ سستا چھوٹ گیا۔

ہند چینی اور انڈونیشیا کے حالات یکساں تھے۔ دونوں ملکوں سے دوسری عالمگیر جنگ کے دوران میں فرانس اور ہالینڈ نکال دیئے گئے تھے۔ اور ان کی جگہ کچھ عرصہ کے لئے وہاں جاپان کا قبضہ ہو گیا تھا۔ جب جاپان کو آخر میں شکست ہوئی تو فرانس اور ہالینڈ ان ممالک میں پھر در آئے۔ مگر اب یہاں کے باشندے وہ نہیں رہے تھے۔ جو جنگ سے پہلے تھے۔ اب ان میں بیداری کی ایک رَو چل چکی تھی۔ یہ وقت ایسا تھا کہ دونوں ملکوں کے مدبروں کو نہایت غور و فکر سے کام لینے کی ضرورت تھی۔ وہ دیکھ رہے تھے کہ ان کا بڑا ساتھی برطانیہ ہند کو آزادی دینے کی تیاریاں کر رہا ہے۔ لیکن انہوں نے اس کو بالکل نظر انداز کر دیا۔ اور بعد از خرابیٔ بسیار ہالینڈ نے انڈونیشیا کے ساتھ اس کے باشندوں کی حسب مرضی معاہدہ کر لیا۔ مگر فرانس ہند چینی میں لڑتا چلا گیا جس کے نتیجہ میں اسکو کم از کم ایک لاکھ جان اور کروڑوں فرینک بھینٹ دینے پڑے۔

جان و مال کا نقصان تو شاید قوموں کے لئے اتنا بڑا نقصان نہ سمجھا جائے۔ مگر فرانس کے اس استبدادی رویہ کا جو عظیم نقصان دنیا کو پہنچا ہے۔ وہ اشتراکی روس کا اس علاقہ میں مسلمہ نفوذ ہے۔ جس کا بدل کوئی چیز نہیں ہو سکتی اگر فرانس ہند چینی کے باشندوں کے جذبات کا ساتھ دیتا اور شروع سے ان کی آزادی کی آرزوؤں کو پہنچنے دیتا۔ تو یہ عظیم نقصان نہ پہنچتا۔ کیا فرانس اس سے سبق لے گا؟

دراصل یہ صرف فرانس کا ہی قصور نہیں ہے بلکہ اتحادیوں کی غلط پالیسی کا نتیجہ ہے جو انہوں نے اشتراکیت کی بڑھتی ہوئی رَو کو روکنے کے لئے بعد میں اختیار کی۔ انہوں نے اشتراکیت کو روکنے کے لئے خیال کیا کہ اس علاقہ پر اتحادیوں کا داخلی قبضہ رہنا نہایت ضروری ہے۔ تاکہ بوقت ضرورت وہاں پر فوجی اڈے بنا کر مقابلہ کیا جائے۔ وہ اس علاقہ کے رہنے والوں کا اعتماد حاصل کئے بغیر صرف اپنی طاقت کے بھروسہ پر ایسا چاہتے تھے یہی بڑی غلطی تھی۔ جس کا خمیازہ اب ان کو فرانس کی شکست فاش کی صورت بھگتنا پڑا ہے۔ کاش یہ اقوام عبرت حاصل کریں۔

حقیقت یہ ہے کہ اس غلط پالیسی نے اشتراکی روس کو بہت بڑا فائدہ پہنچایا ہے۔ اور جنیوا کا صلحنامہ دراصل روس کی فتح اور اتحادیوں کی صریح شکست ہے۔ اب کوئی چیز تمام ہند چینی کو روس کے چنگل سے بچا نہیں سکتی۔ اور نہ صرف ہند چینی ہی اتحادیوں کے ہاتھ سے نکل گیا ہے۔ بلکہ خطرہ ہے کہ کوریا کی حالت بھی نازک سے نازک تر نہ ہو جائے۔

برطانیہ اور امریکہ کا ہند چینی کے معاملہ میں [illegible] ہے۔ اگر فرانس شروع ہی میں ہند چینی کے ملاطفانہ سلوک کرتا۔ تو آج جو صورت حال پیدا ہوئی ہے۔ وہ پیدا ہی نہ ہوتی۔ امریکہ نے جو سختی کو موجودہ حالات کے پیش نظر ضروری سمجھا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ دیکھتا ہے کہ مشرق بعید اور اشتراکی روس کے درمیان سے ایک مضبوط دیوار گر گئی ہے۔ جس کو دوبارہ کھڑا نہیں کیا جا سکتا۔ اور معلوم نہیں اس کا اثر کہاں تک پہنچے۔ خاصکر برطانیہ کی اس نئی پالیسی کی وجہ سے جو وہ چین کے ساتھ خوشگوار تعلقات قائم کرنے کے ضمن میں وضع کر رہا ہے۔ اور جس میں بھارت بھی اسکے ایک اہم مہرے کا کام دے رہا ہے۔

برطانیہ کی اس پالیسی سے شاید تیسری عالمگیر جنگ کچھ مدت کے لئے ملتوی ہو جائے۔ مگر اس سے روسی پروپیگنڈے کے راستے پہلے سے ضرور زیادہ وسیع و ہموار ہو جائیں گے۔ اور تعجب نہیں کہ خود بھارت ہی اس کی لپیٹ میں آ جائے۔ اور برطانیہ کو جو آج اسکو بطور ایک آلۂ کار کے استعمال کر رہا ہے۔ آخر میں یہ کہنا پڑے کہ

میرا سلام کہیو اگر نامہ بر ملے

مضبوط حزب اختلاف کس طرح بنے؟

ایک لوکل معاصر نے آزاد پاکستان پارٹی اور جناح عوامی لیگ کے ایک مشترکہ انتخابی جلسہ کی روئداد جو کہ چوک متی۔ کے باہر منعقد ہوا شائع کی ہے۔ اس میں جناح عوامی لیگ کے جناب ملک غلام نبی صاحب نے بھی تقریر فرمائی۔ اور دوران تقریر میں فرمایا

"میں حزب اختلاف کے ٹکٹ پر کامیاب ہوا تھا۔ اور مجھے افسوس ہے کہ میری پارٹی نے عوام سے غداری کی۔ اور میں اس مسلم لیگ میں شامل ہونے کے لئے تیار نہیں ہوا۔ کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ اب یہ مسلم لیگ ایک پُرتعفن جماعت ہے جس نے عوام کا گلا گھونٹ رکھا ہے"

ملک صاحب کے اس فراخ دلانہ اعتراف کی جتنی تعریف کی جائے تھوڑی ہے۔ اور یہ امر بھی خوشی کا باعث ہے کہ آپ نے ثابت قدمی دکھائی۔ اور کسی حال میں اپنے موقف کو نہ چھوڑا

اکثر جمہوری ملکوں میں کئی کئی پارٹیاں ہوتی ہیں۔ جن ملکوں میں یہ طرز حکومت کامیاب ہے۔ وہاں حزب اختلاف عموماً ایک موثر پارٹی پر مشتمل ہوتا ہے جو اتنا زور پکڑ جاتی ہے کہ کبھی نہ کبھی برسر اقتدار پارٹی کو شکست دیکر خود برسر اقتدار آ جاتی ہے۔

افسوس ہے کہ پاکستان میں ابھی حزب اختلاف نے کوئی ایسی مؤثر صورت اختیار نہیں کی۔ چند چھوٹی چھوٹی پارٹیاں موجود ہیں۔ جن کا بھی حال یہ ہے جیسا کہ ملک صاحب نے فرمایا ہے کہ وقت پڑنے پر اپنا موقف بھی چھوڑ دیتی ہیں اور جن کے افراد غداری کرتے ہیں

بعض پارٹیاں یہاں ایسی بھی ہیں جو محض تخریبی کام کرتی ہیں۔ یہاں تک کہ تخریبی سرگرمیوں کے لئے دوسری پارٹیوں کا تمغہ پہنے سے بھی عار نہیں کرتیں۔ اور جہاں تک تخریبی سرگرمیوں کا تعلق ہو ان کا پورا پورا ساتھ دیتی ہیں۔ مگر جب سزا کا وقت آتا ہے۔ تو صاف مکر جاتی ہیں۔ اور پکار نے لگتی ہیں کہ ہم تو ساتھ نہیں۔ ہم تو فلاں وقت الگ ہو گئے۔ ہم تو بڑے آئین پسند ہیں۔ خیال فرمایئے جس ملک میں ایسے ابن الوقت اور منافق افراد اور پارٹیاں موجود ہوں وہاں مضبوط حزب اختلاف کس طرح بن سکتی ہے؟

الفضل کے معاونین

احباب جماعت اس امر کی اہمیت کو بخوبی جانتے ہیں۔ کہ روزنامہ الفضل جو ان کا قومی اخبار ہے۔ اس کی اشاعت کو بڑھانا ہر احمدی کا فرض ہے۔ مندرجہ ذیل احباب نے اخبار کی توسیع اشاعت میں حصہ لیا ہے۔ میں ان کا نہایت ممنون ہوں جزاھم اللہ احسن الجزاء نیز دیگر احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ بھی اس نیک کام میں حصہ لے کر عنداللہ ماجور ہوں۔ خاکسار ملک محمد عبداللہ منیجر اخبار الفضل لاہور

(۱) ملک امام دین صاحب ممبر یال ضلع سیالکوٹ
(۲) چوہدری محمد مالک صاحب بی۔اے گگھڑ
(۳) ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب ہگورا خادمسی وزیر آباد
(۴) چوہدری فضل احمد صاحب باجوہ کوٹ عنایت خاں
(۵) چوہدری محمد دین صاحب پسر چوہدری حاکم دین صاحب گوجرانوالہ
(۶) مکرم محمد شفیع صاحب دہلی کلاتھ ہاؤس گوجرانوالہ
(۷) شیخ معراج دین صاحب کیور تھلوی گوجرانوالہ

انفاق فی سبیل اللہ

اسلام چند مذہبی رسومات کی پابندی کا نام نہیں ہے۔ بلکہ یہ ہمیں تمام زندگی کو ایک خاص نقطۂ نظر سے بسر کرنے کے لئے اصول بتاتا ہے۔ اور ان اصولوں کے مطابق زندگی گذارنے کے آسان ترین طریقے سکھاتا ہے۔ پھر وہ کسی نیکی کا صرف اصول بتا کر خاموش نہیں ہو جاتا۔ بلکہ وہ ہمیں اپنی عملی زندگی میں اس اصول کو برتنے کے لئے راہ نمائی بھی کرتا ہے۔ اور عام اصول کی خاص صورتیں بھی بتاتا ہے۔ چنانچہ اپنے مال کو راہ خدا میں خرچ کرنے کا عام اصول اللہ تعالےٰ نے یہ مقرر کیا ہے کہ

لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا مما تحبون

یہ عام اصول قرآن کریم میں کئی جگہ بیان ہوا ہے۔ لیکن چونکہ اس اصول کو زندگی میں زیر عمل لانے کے طریقے غیر محدود ہیں۔ اور انسان بعض وقت فیصلہ نہیں کر سکتا کہ اسکے اپنے لئے اور بنی نوع انسان کے لئے وقت کے لحاظ سے کونسا طریقہ زیادہ کارآمد ہو سکتا ہے اور کن لوگوں کے لئے اور کن اغراض کے لئے اپنا مال خرچ کرنا چاہیئے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے اس عام اصول کی عمومیت کو قائم رکھتے ہوئے وہ ضروری اوقات۔ اور موقعے بھی بتا دیئے ہیں۔ جو اس عام اصول کو عملی زندگی میں زیادہ سے زیادہ مفید صورت میں برتنے کے لئے ہماری راہ نمائی کرتے ہیں۔

مال کے خرچ کرنے کا سب سے پہلا قاعدہ یہ بتایا گیا ہے۔

یسئلونک ماذا ینفقون قل العفو

یعنے تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کیا جائے ان کو بتاؤ کہ جو زیادہ بچے۔

اس قاعدہ میں جہاں یہ تاکید کی گئی ہے کہ اپنی ضرورت سے جو بچے۔ وہ دوسروں کے لئے خرچ کیا جائے۔ وہاں یہ پہلو بھی واضح کیا گیا ہے کہ ہماری ذاتی ضروریات سے جتنا بھی فاضل مال ہو وہ سب کا سب دوسروں کے لئے خرچ کر دینا چاہیئے۔ اپنے نفس کا پورا پورا حق ادا کرنا اسلام میں نہایت ضروری بتایا گیا ہے۔ لیکن اپنے نفس کی جو ضروریات ہیں وہ جائز ہونی چاہئیں۔ ان ضروریات میں وہ عیاشی کی باتیں شامل نہیں۔ جن کو ہم فریب نفس سے ضروریات میں شامل کر لیتے ہیں۔ جو نعمتیں اللہ تعالےٰ نے انسان کے لئے پیدا کی ہیں۔ ان کا صحیح اور جائز استعمال کرنے سے اسلام منع نہیں کرتا۔ جائز ضروریات کے حدود ہر ایک انسان کے لئے مختلف ہیں۔ تھوڑے سے غور سے انسان اپنی ضروریات کے حدود کا تعین کر سکتا ہے اللہ تعالےٰ نے ایسے حدود تعین کرنے میں بھی ہماری راہ نمائی فرمائی ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے۔ کہ

لا تجعل یدک مغلولۃ الی عنقک ولا تبسطھا کل البسط فتقعد ملوما محسورا

یعنے اپنے ہاتھ کو اپنی گردن سے باندھ نہ لو۔ اور نہ اتنا کشادہ کر دو کہ بعد میں حسرت زدہ بیٹھ جاؤ۔ اور لوگوں کی ملامت کا نشانہ بنو۔

الغرض اللہ تعالےٰ نے ذاتی جائز ضروریات کو پورا کرنے اور ان ضروریات سے فاضل جو مال ہو۔ اسکو خرچ کرنے کے حدود بیان فرما دیئے ہیں۔ اور ایک ایسا قاعدہ کلیہ ہم کو بتایا ہے کہ جس پر عمل کر کے ہم نہ صرف اپنی ہی زندگی کو خوشگوار طور پر گزار سکتے ہیں۔ بلکہ دیگر بنی نوع انسان کی زندگی کو خوشگوار بنانے میں بھی مدد کر سکتے ہیں۔

اپنی جائز ضروریات سے فاضل مال خرچ کرنے کا ایک عام حکم ہم نے اوپر بتایا ہے۔ اس حکم کے مطابق ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے فاضل مال کو ان خاص قواعد کے مطابق خرچ کریں۔ جو اللہ تعالےٰ نے ہم کو بتائے ہیں ایک قاعدہ تو زکوٰۃ ادا کرنے کا مقرر کیا گیا ہے۔ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ سال کے بعد اسکے پاس جتنا فاضل مال موجود ہو۔ اس کا چالیسواں حصہ ان شرائط کے مطابق جو اسلامی شریعت نے مقرر کی ہیں خرچ کرے یہ حکم کم سے کم فاضل مال میں سے خرچ کرنے کا ہے۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ ایک انسان کے پاس زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد بھی کثیر مال بچ جائے۔ جو اسکی جائز ذاتی ضروریات سے فاضل ہو۔ ایسے مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا عام اصول بروئے کار آئے گا۔ صدقات اس عام اصول کے ماتحت آتے ہیں۔ صدقات کے مختلف مواقع بھی اللہ تعالےٰ نے ہماری راہ نمائی کے لئے بتا دیئے ہیں۔ یہ مواقع بہت سے ہیں۔ ان میں سے چند مندرجہ ذیل آیت میں مذکور ہیں۔

وبالوالدین احسانا وبذی القربیٰ والیتمیٰ والمساکین والجار ذی القربیٰ والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبیل وما ملکت ایمانکم

یہ آیت ہم نے بطور مثال کے پیش کی ہے ان کے علاوہ بھی بعض دوسرے مواقع صدقات کے قرآن کریم میں بیان کئے گئے ہیں۔ جن میں سے تمام مواقع پر ہم براہ راست اپنا فاضل مال خرچ کر سکتے ہیں۔ بعض مدیں ایسی بھی ہیں کہ بذریعہ امام وقت خرچ کرنے سے مستحقین کو زیادہ فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ مثلاً ہمیں بعض مساکین اور یتامےٰ کا جو ہمارے مال کے زیادہ مستحق ہیں ذاتی علم نہیں ہو سکتا۔ اور ان کا علم امام وقت کو ضرور ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں بہتر یہی ہو گا۔ ہم یہ مال امام کے سپرد کر دیں۔ تا کہ وہ کسی نظام سے مستحقین کو تقسیم کرے اس نظام میں وہ تمام مدیں آ جاتی ہیں۔ جو امام وقت تمام قوم کی اصلاح کے لئے ضرورت کے مطابق متعین کرتا ہے۔ ان مدات میں سے اشاعت دین بھی ایک نہایت ضروری مد ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ہمیں اپنا تمام فاضل مال جس کو صدقات میں خرچ کرنا چاہیے بذریعہ امام وقت خرچ کرنا چاہیئے۔ براہ راست صرف وہی مال خرچ کرنا چاہیئے۔ جس کو ہم اپنے ذاتی علم سے زیادہ اچھی طرح خرچ کر سکتے ہیں۔ اوپر کی آیت شریفہ میں جن مستحقین کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان میں سے بعض مثلاً والدین ذی القربیٰ غریب ہمسائے غلام ایسے ہیں۔ جن کو ہمارے سوا دوسرا نہیں جان سکتا۔ پھر ان کے علاوہ بعض مساکین اور یتامےٰ مسافر بھی ایسے ہو سکتے ہیں۔ جن کو ہم براہ راست زیادہ مدد دے سکتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو تو ہمیں براہ راست ہی مدد دینی چاہیئے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے۔ کہ جو مدد صرف قومی سطح پر ہونی چاہیئے۔ وہ کچھ کم ضروری ہے۔ بلکہ صحیح تو یہی ہے کہ قومی مفاد کو انفرادی مفاد پر ترجیح حاصل ہے۔ کیونکہ قومی مفاد میں ان افراد کا مفاد بھی شامل ہے۔ جن کو ہمیں براہ راست مدد دینی چاہیئے۔ صرف انہی افراد کا مفاد ہی نہیں بلکہ ہمارا ذاتی مفاد بھی قومی مفاد میں شامل ہے۔ اس لئے بعض وقت ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ذاتی جائز ضروریات کو بھی قومی مفاد پر قربان کر دینا پڑتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنا اور آپ کے صحابہ کرام کا طرز عمل ہمارے سامنے موجود ہے۔ آپ اور آپ کے صحابہ کرام ضرورت کے وقت اپنا سارا سارا مال بھی قومی مفاد کے لئے دے دیتے تھے۔ ایسے مواقع بے شک غیر معمولی ہوتے ہیں۔ جب انسان کو اپنا سارا مال قربان کر دینا چاہیئے۔ لیکن الٰہی جماعتوں کی ابتدائی زندگی میں ایسے مواقع اکثر آتے رہتے ہیں۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کئی بار اپنا سارا سارا مال رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے لا کر رکھ دیا۔ نصف تہائی یا چوتھائی مال دینے والے صحابہ کرام تو کثرت سے تھے۔ بلکہ اگر اس زمانے کی تاریخ ہمارے سامنے ہو تو ہمیں نظر آئے گا کہ تمام مومن قومی مفاد کے لئے تمام مال قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ دوسری طرف براہ راست مستحقین کو نظر انداز نہیں کرتے تھے۔ ان کے راہ میں جو بھی ایسے مستحقین آتے تھے۔ وہ ان کی حاجات کو پورا کرنا ضروری سمجھتے تھے۔ لیکن اس طرح مال خرچ کرنا قومی مفاد کے مواقع پر خرچ کرنے پر اثر انداز نہیں ہوتا تھا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک اشارہ پر اپنا مال پیش کر دیتے تھے۔ یہ اور بات ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم انکو اپنے نفس کے حقوق کی نگہداشت کی طرف توجہ دلاتے رہتے تھے اور انفاق فی سبیل اللہ کے حدود ان کو بتاتے رہتے تھے

جماعت احمدیہ بھی اللہ تعالےٰ کی طرف سے کھڑی کی گئی ہے۔ اور ابھی اپنے ابتدائی دور میں ہے۔ اس کی بنیادیں بھی غیر معمولی قربانیوں ہی سے مستحکم ہو سکتی ہیں۔ خدا کے فضل و کرم سے ہمیں یکے بعد دیگرے ایسے امام بھی عطا ہوئے ہیں۔ جو ہمیں ہمارے فرائض کی طرف نہ صرف توجہ دلاتے ہیں بلکہ جنہوں نے ایسے انتظام بھی کئے ہیں کہ ہم انفاق فی سبیل اللہ کے اللہ کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق اپنے اموال صرف کر سکیں۔ چنانچہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے امام اول حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسے اموال کے خرچ کے لئے ادارے قائم کئے ہیں۔ جن میں وصیت کا ادارہ اپنی وسعت اثر و افادہ میں اپنی نظیر نہیں رکھتا۔ حضور اقدس کے خلفاء میں سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے وصیت کے ادارے کو مزید ترقی دینے کے علاوہ اور طوعی ادارے بھی قائم فرمائے ہیں۔ جن میں سے تحریک جدید کا ادارہ بیرونی ممالک میں اشاعت اسلام کے لئے خاص طور پر مفید ثابت ہوا ہے۔

تراجم کے میدان میں مسلمانوں کی عظیم الشان ترقی

یورپ میں ازمنۂ وسطیٰ میں رومی اور یونانی علوم وفنون کی ترقی کا افسانہ بالکل فراموش ہو چکا تھا۔ اور اس وقت اہل یورپ عملی طور پر اُن علوم کی نسبت کچھ بھی واقف نہ تھے۔ رومی اور یونانی علوم کے زوال کے بعد یورپ میں بھی تنزل علوم پیدا ہو گیا۔ اور اس وقت سے گویا تمام علمی کتابوں پر مہریں لگ گئیں۔ اگر ایسے وقت میں اہل اسلام نے اس قدیم ذخیرہ کتب کو جس میں رومی اور یونانی علوم وفنون کے بیش بہا خزانے محفوظ تھے۔ جانفشانی اور صرف کثیر سے حاصل کر کے اپنی زبان میں منتقل نہ کر لیا ہوتا۔ اگر انہوں نے قدیم اقوام کی عظیم الشان یادگاروں کو فنا ہونے سے نہ بچایا ہوتا۔ اور تلف ہونے دیا ہوتا۔ تو اس میں ذرا بھی شک نہ تھا۔ کہ اہل یورپ جو آج تمام اقوام عالم کے پیشرو نظر آتے ہیں تمدن وتہذیب کے علمبردار نہ بن سکتے۔ ہمارا یہ دعویٰ تاریخی حقائق پر مبنی ہے اور خود یورپ کے ماہرین تاریخ کو اس امر کا اعتراف ہے۔ چند مصنفین یورپ کے اقوال ہم یہاں نقل کرتے ہیں۔

(۱) موسیو گسٹاولی بان لکھتا ہے:۔

"صرف عربوں کی بدولت نہ ان راہبوں کی وجہ سے جو زبان یونانی کا نام بھی نہ جانتے تھے تصانیف قدیمہ ہم تک پہنچی ہیں۔ اور دنیا کو ہمیشہ ان کا ممنون رہنا چاہیئے۔ کہ انہوں نے اس ذخیرہ بیبہا کو تلف ہونے سے بچا لیا۔" (تمدن عرب صفحہ ۱۲۰)

(۲) مارگولیتھ لکھتا ہے:۔

"انہی کی تصنیفات کی بدولت یورپ میں فلسفۂ یونان پھر زندہ ہوا۔" (محمڈنزم صفحہ ۲۲۴)

(۳) پروفیسر رینالڈ نکلس لکھتا ہے:۔

"اگرچہ مسلمانوں نے جو مختلف شعبہ جات علوم میں قیمتی اضافے کئے اُن کو ضرور تسلیم کرنا چاہیئے۔ مگر یہ تحقیقات وانکشافات اس بار احسان کے مقابلہ میں بہت کم وقعت رکھتی ہیں جو اہل عرب نے ازمنۂ وسطیٰ کے یورپ پر بطور رہنمایان ومشعل برداران علم کے ہم پر کیا ہے۔"

(لٹریری ہسٹری آف دی عربز صفحہ ۳۵۹)

(۴) جان کلارک رڈپاتھ لکھتا ہے۔

"علوم کی تخم افشانی اسلام کے اسکالروں نے کی۔ اور اس طرح ہلال نے صلیب کو اصول علمی وفنی کا درس دیا۔"

(انسائیکلو پیڈیا آف یونیورسل ہسٹری جلد ۲ صفحہ ۱۱۲)

ان کے علاوہ اور بھی کئی یورپین مصنفین نے اس امر کا اعتراف کیا ہے۔

تراجم اور فلسفۂ یونان

کسی قوم کی ترقی علم وادب کا ابتدائی زمانہ بیرونی ممالک کے مصنفین کی کتابوں کے ترجمے سے شروع ہوتا ہے۔ اہل اسلام بھی اس سے مستثنیٰ نہیں رہے انہوں نے قدیم اہل یونان کی تقریباً تمام تصانیف کو جو دستبرد زمانہ سے تلف ہو جانے کے قریب تھیں۔ یہی نہیں۔ کہ اپنی زبان میں منتقل کر لیا۔ بلکہ اپنا لیا انہی کے ذریعے سے فلسفۂ یونان کا نام پھر زندہ ہوا۔ یونانی فلسفہ کی کتابوں کے ترجمہ کی طرف مسلمانوں کی توجہ خاندان عباسیہ کے مشہور تاجدار ابو جعفر منصور، ہارون اور پھر اس کے خلف الرشید مامون کے عہد میں ہوئی۔ یہ وہ زمانہ تھا۔ جب یونانی منطق وفلسفہ کی تحصیل، کفر والحاد کی مترادف تھی چنانچہ یہ ضرب المثل ہو گئی تھی کہ من تمنطق فقد تزندق۔ لیکن آزاد خیال مسلمانوں نے اس کی کچھ پرواہ نہ کی۔ اور ان خلفاء کی زیر سرپرستی یونانی علوم کا سرمایہ اپنی زبان میں منتقل کر لیا۔ خلیفہ ہارون الرشید نے اس کام کے لئے "بیت الحکمۃ" قائم کیا تھا جس میں بلا لحاظ مذہب وملت بڑے بڑے ماہرین السنہ اور فضلائے وقت کو شریک کیا گیا تھا۔ تاکہ وہ تمام کتب قدیمۂ یونان کا عربی میں ترجمہ کریں۔ اس کے عہد میں فلسفۂ یونان کی اکثر کتابیں ترجمہ ہوئیں۔ اس کے بعد مامون الرشید نے اس کام کو اور ترقی دی۔ اور اس میں یہاں تک کوشش کی۔ اور اس قدر سخاوت سے کام لیا۔ کہ جس قدر ترجمہ کیا جاتا تھا۔ اسی کے ہموزن سونا دیتا تھا۔ (علوم عرب جرجی زیدان صفحہ ۱۷۰)

مامون ہی کی تقلید میں بغداد کے اکثر امراء واہل ثروت لگنے لگے۔ اس لئے وہاں عراق۔ شام۔ فارس روم اور ہندوستان سے ترجمہ کرنے کے لئے حکماء اور برہمن۔ پنڈت وغیرہ آنے لگے۔ یونانی۔ فارسی سریانی۔ قبطی اور لاطینی زبانوں سے مختلف علوم وفنون کی کتابوں کے ترجمے ہونے لگے مامون کے بعد بھی چند خلفاء کے زمانہ تک یہی طریقہ جاری رہا۔ اور تمام اہم کتابیں علوم قدیمہ کی عربی میں ترجمہ کر لی گئیں۔ (علوم عرب جرجی زیدان صفحہ ۱۷۰)

عیسائی مصنفین کی طرف سے عموماً یہ اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ مسلمانوں نے فلسفۂ یونانی کو عربی میں ترجمہ کرنے کے بارے میں بہت غلطیاں کی ہیں۔ اور وہ اس زبان میں کافی مہارت نہ ہونے کی وجہ سے فلسفۂ یونان کے خیالات کو پورا نہیں سمجھ سکے مگر یہ صحیح نہیں ہے۔ اس لئے کہ جب گیارھویں صدی کے وسط میں علمائے یورپ نے یونانی فلاسفر کی کتابوں کا ترجمہ کرنا چاہا تو انہوں نے عربی تراجم کو اصل سے قریب تر پایا۔ بلکہ جو باتیں وہ اصل یونانی میں نہ سمجھ سکتے تھے۔ اُن کو عربی میں سمجھا چنانچہ یورپین مصنفین کو اس بات کا اعتراف ہے۔ کہ عربی تراجم اصل کے مطابق نہایت صحیح ہیں۔ مثلاً

"اہل عرب کے اس اثر کی جو موجودہ دور تمدن کے تمام شعبہ جات پر پڑا ہے۔ سب سے اہم اور نمایاں خصوصیتوں میں سے ایک خصوصیت یہ ہے۔ کہ انہوں نے یورپ میں قدیم مصنفین یونان کا علم پہنچایا۔ جن کی زبان تصنیفات اور نام تک قطعی فراموش ہو چکے تھے۔ نہایت جرأت کے ساتھ اس کو قبول کرنا چاہیئے۔ کہ ان کثیر التعداد تراجم اور ان سے بھی زیادہ ان کثیر التعداد شرحوں نے جو اہل عرب نے قدیم اہل یونان کی تمام کتابوں پر لکھیں اور جو ان کے لٹریچر کو یونانی لٹریچر کا زندہ ثانی بناتی ہیں۔ زمانہ حال کے لوگوں کو قدیم علوم وفنون کا پہلا خیال دلایا۔ اور محض انہی کے تراجم ان قدیم اور اصلی مصنفین کی تصنیفات حاصل کرنے اور ان کے سمجھنے کا ذریعہ بنے۔ بقول اسٹرہائیر علوم یونانی کا ایک بہت بڑا حصہ جو اصلی ذرائع سے ہمارے پاس پہنچا ہے۔ وہ پہلے پہل ہم کو عربوں کے ہاتھ سے پہنچا۔" (ہسٹورینس ہسٹری آف دی ورلڈ جلد ۸ صفحہ ۲۷۶)

اس میں ذرا بھی شک نہیں۔ کہ مسلمانوں نے کتب فلسفہ ودیگر علوم یونان کی محافظت کی۔ اور اُس کو نئی زندگی بخشی۔ اور یورپ کو ان گرانبہا تصنیفات سے آشنا کر دیا۔ بلکہ اُن کو پڑھنا سکھایا۔ اہل یورپ کو مجبوراً ماننا پڑا ہے۔ کہ اُن قیمتی خزانوں کے محافظ مسلمان ہی تھے۔

"اگر ہم علوم انسانی کی تمام تاریخ کا پتہ چلائیں۔ اور اس حقیقت کو یاد رکھیں کہ یونان نے اسکندریہ میں رومی علوم کو زندہ رکھا۔ تو ہم کو علوم یونان کے مقدس ڈپو کی محافظت کو یورپ کی علمی نشاۃ الثانیہ کے زمانہ تک عربوں ہی سے منسوب کرنا پڑے گا۔"

(ہسٹورینس ہسٹری آف دی ورلڈ جلد ۸ صفحہ ۲۷۶)

یہ کہا جاتا ہے۔ کہ فلسفہ میں مسلمانوں کی ہمت فلاسفۂ یونان کے تراجم اُن کی شروح۔ تعلیمات وتلخیصات تک محدود رہی۔ اور انہوں نے بطور خود اس میں زیادہ ترقی نہیں کی۔ تاہم مشہور فلاسفۂ اسلام الرازی۔ کندی۔ ابن سینا۔ ابن رشد امام غزالی وغیرہ نے مشاہیر فلاسفۂ یونان کے رد میں کئی کتابیں لکھ ڈالیں۔ اور ان کے سینکڑوں نظریوں کی تغلیط کی۔ اور اُن کے بے شمار اصولوں کو محض بے بنیاد کر کے رکھ دیا۔ اور یورپ آج تک باوجود ادعائے ہمہ دانی سے زیادہ اور کچھ نہ کر سکا۔ کہ اس کا نام تک انہی مشاہیر حکمائے اسلام کی تصنیفات پر دارومدار رہا۔ اور تیرھویں صدی عیسوی کی ابتداء سے اس کے دارالعلوموں میں ابن رشد کا فلسفہ رائج تھا۔ ارسطو کا فلسفہ بھی سب سے پہلے مسلمانوں ہی نے اہل یورپ کو سکھایا۔ ایک عیسائی مؤرخ یوں لکھتا ہے:۔

"فلسفہ ارسطو سب سے پہلے ان مسلمانوں کی بدولت یورپ میں پہنچا جنہوں نے اسپین کو جو اوائل قرون وسطیٰ میں علوم وفنون کا اہم مرکز تھا۔ فتح کر لیا تصانیف ارسطو کے عربی تراجم کے لاطینی ترجمے کئے گئے۔ اور اس طرح ارسطو کے مسائل مسیحی دنیا کے دار العلوموں کے لیکچر رومز (خطبہ گاہوں) میں سکھائے جانے لگے۔"

(ہسٹری آف ماڈرن فلاسفی از اے۔ ڈبلیو بین صفحہ ۳)

بچت اور کفایت شعاری

کفت شعاری کا عام مفہوم تو یہی سمجھا جاتا ہے۔ کہ اخراجات میں کمی کر کے کچھ رقم پس انداز کی جائے۔ لیکن ماہرین اقتصادیات نے کفایت شعاری کی یہ تعریف کی ہے۔ کہ اپنے تمام موجودہ اور امکانی ذرائع و وسائل سے پورا پورا فائدہ اٹھانا اپنی آمدنی میں اضافہ کرنا اپنے تمام اخراجات کی پڑتال کے بعد آمدنی کے مقابلہ میں اخراجات کو کم کرنا۔

ایسی بچت کو کفایت شعاری نہیں کہا جا سکتا جو ضروریات زندگی کو نظر انداز کر کے عمل میں لائی گئی ہو۔ اور ایسی بچت صحیح تسلیم کی جا سکتی ہے۔ جو اسراف اور فضول خرچی کو روا رکھنے کے بعد عمل میں آئی ہو۔ جو لوگ اپنے وقت، ذرائع اور وسائل کا پورا فائدہ نہیں اٹھاتے۔ اور صرف چند ایک وسائل کو بروئے کار لا کر اس کی بدولت پس انداز کر لیتے ہیں۔ ان کو بھی کفایت شعار نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ وہ ایسی چیزیں ضائع کر رہے ہیں۔ جو ان کی معاشی ترقی کی معاون ہیں۔ جو لوگ اپنی آمدنی کے ذرائع کو ترقی دینے کی بجائے اپنی روزمرہ کی ضروریات کو کم کر کے بچت کرتے ہیں۔ وہ بھی کفایت شعار کہلانے کے مستحق نہیں ہو سکتے۔ کفایت شعار وہ لوگ ہیں۔ جو دونوں پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہیں۔ اور دونوں پہلوؤں کی ہر ایک شق پر سختی سے عمل کرتے ہیں۔

کفایت شعاری کی دوسری سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے۔ کہ تمام امیر اور غریب اس پر عمل پیرا ہوں۔ یہ درست نہیں۔ کہ صرف امیر لوگ ہی بچت کریں۔ بلکہ صحیح کفایت شعاری یہ ہے۔ کہ ہر شخص اپنی جگہ اپنے حالات کے مطابق بچت کرے۔

آج کل جبکہ تمام دنیا ترقی کی شاہراہ پر بہت تیزی سے گامزن ہے۔ یہ بات سب کو معلوم ہے۔ کہ ترقی محض سرمایہ کی بدولت ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ سرمایہ کہاں سے آیا۔ اس کا جواب یہی ہے۔ کہ سرمایہ بچت اور کفایت شعاری سے پیدا ہوتا ہے۔ کفایت شعاری سے بچا ہوا سرمایہ جب کاروبار میں لگایا جاتا ہے۔ تو اس میں مزید اضافہ ہوتا ہے۔ کفایت شعاری کی اہمیت اس حقیقت سے بھی ظاہر ہوتی ہے۔ کہ زندگی میں حادثات۔ بیماریاں۔ قحط اور انقلابات ایسے غیر یقینی اور غیر متوقع ہوتے ہیں۔ کہ جب تک انسان کے پاس کچھ سرمایہ محفوظ نہ ہو۔ وہ ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور نہایت آسانی سے ان کا شکار ہو جاتا ہے۔

ایک کفایت شعار انسان جب اپنے تمام غیر ضروری اخراجات کم کر دے گا۔ اور وہ ضروریات زندگی کا انتخاب کر کے بقدر ترجیح پر صرف واجب خرچ کرے گا۔ تو تعیشات یا عیاشی کا بتدریج خاتمہ ہو جائے گا۔ یہ بات دعوے سے کہی جا سکتی ہے۔ کہ ہر کفایت شعار انسان ہر فضول خرچ انسان کے مقابلے میں زیادہ پاک باز اور زیادہ با اخلاق ہوگا۔ کفایت شعاری سے نہ صرف مادی و اقتصادی حالت بہتر ہو سکتی ہے۔ بلکہ اخلاقی محاسن میں بھی اضافہ ہو سکتا ہے۔ کفایت شعاری ایک انفرادی تعمیری فعل نہیں ہے۔ بلکہ ایک اجتماعی تعمیری فعل ہے۔ جو تمام قوم اور ملک کے استحکام کا باعث ہوتا ہے۔ اس وقت مغربی پاکستان کی آبادی تقریباً ۴ کروڑ ہے۔ اگر ہر شخص سال میں صرف ایک روپیہ بچائے۔ اور اس کو اجتماعی صورت دے دی جائے۔ تو سال میں ۴ کروڑ روپیہ جمع ہو سکتا ہے۔ جس سے چار عظیم الشان کارخانے تیار کئے جا سکتے ہیں۔ جو بصورت دیگر انفرادی طور پر ممکن نہیں۔ حکومت نے سمال سیونگ اسکیم کو تشکیل دے کر ملک میں جذبہ کفایت شعاری کو فروغ دینے کے لئے اقدام کیا۔ لیکن ہمارے ذہنی ادبار کی وجہ سے یہ اصلاحی پروگرام پوری طرح کامیاب نہیں ہو سکا۔ اس وقت تعیشات پر ہمارے عوام بے پناہ سرمایہ صرف کرتے ہیں۔ جو سارے کا سارا دوسرے ممالک میں چلا جاتا ہے۔ اگر ان سے اجتناب کیا جائے۔ تو یہ سرمایہ ہمارے اپنے کام آ سکتا ہے۔

کفایت شعاری کے بنیادی اصول یہ ہیں۔

(۱) انسان اپنے ذرائع سے پورا پورا فائدہ اٹھائے۔ (۲) انسانی ضروریات زندگی اور تعیشات میں تمیز کرنا سیکھے۔ (۳) ضیاع کی ہر صورت کو دور کیا جائے۔ تاکہ اس طرح جو بچت ہو۔ وہ تعمیری کام میں صرف کی جا سکے۔

تحریک امداد باہمی میں کفایت شعاری کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ کیونکہ تحریک امداد باہمی ایک مشترکہ و اجتماعی کوشش ہے۔ اور اس کا مقصد اقتصادی حالت کو اجتماعی حیثیت سے بہتر بنانا ہے۔ اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے لئے سرمایہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو کفایت شعاری کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے انجمن ہائے امداد باہمی میں کفایت شعاری سنگ بنیاد کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ انجمنیں:

(۱) زراعت کے لئے ضروری سرمایہ فراہم کرتی ہیں۔ (۲) لوگوں کو امانتیں جمع کرانے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ (۳) منفعت بخش کاموں کے لئے آسان شرائط پر قرض دیا جاتا ہے۔ (۴) اہل دیہات سے مسرفانہ رسوم کو ختم کرنے کے لئے کوشش کی جاتی ہے۔

کیمبرج یونیورسٹی میں اردو

انگلستان کی کیمبرج یونیورسٹی نے ایک عرصہ سے اردو شعبہ کھول رکھا ہے۔ جس میں اردو سے دلچسپی رکھنے والے یورپین طالب علم تحصیل اردو میں کامیاب اور نمایاں حصہ لے رہے ہیں۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ سے پہلے تو ہندوستان میں درجنوں انگریز ایسے تھے۔ جو اردو ادب سے نہ صرف واقف تھے۔ بلکہ اردو کے بہترین شاعر تھے۔ جب انگریزی زبان نے ہندوستان میں ترقی کی۔ تو ایسے ادیب اور شاعروں میں بڑی حد تک کمی ہو گئی۔ اس وقت مسٹر پامر کیمبرج یونیورسٹی میں اردو کے نہایت اچھے ادیب اور شاعر ہیں۔ اور صاحب دیوان بھی ہیں۔ ان کے علاوہ پندرہ بیس یورپین اور بھی ہیں۔ جو اردو میں شعر کہتے ہیں اور ان کا کلام اردو شاعری میں اہمیت رکھتا ہے کیمبرج یونیورسٹی لائبریری میں اس وقت اردو ادب کی پانچ چھ سو کتابیں ہیں۔ جن میں سال گذشتہ پنجاب نے کئی ہزار روپے صرف کر کے معقول اضافہ کیا ہے۔ چونکہ اردو ادب کی کلاسیکل کتابوں کے بازار پنجاب میں نہیں دہلی اور لکھنؤ میں ہیں۔ اسی لئے ادب قدیم کا وہ مجموعہ جو دہلی اور لکھنؤ میں دستیاب ہو سکتا ہے۔ فراہم نہ ہو سکا۔ اس کی اشد ضرورت ہے۔ کہ قدیم ادب کی کتابوں سے کیمبرج لائبریری کی زینت میں اضافہ کیا جائے۔ اور اس طرح اس زبان کے ادب کو یورپ کے طالب علموں سے روشناس کرایا جائے۔ پاکستان کے اشاعتی اداروں کے علاوہ لکھنؤ۔ دہلی۔ الہ آباد۔ حیدر آباد۔ علی گڑھ اعظم گڑھ کے ادیب۔ اہل مطبع ناشرین کتب خانوں کے مالک ان سب کا یہ اہم فرض ہے۔ کہ وہ اپنی پہلی فرصت میں ایسی کتابوں کو فراہم کر کے کیمبرج لائبریری اردو سیکشن کو جلد از جلد بھیج دیں۔ اگر کوئی تنہا ذات اس کا بار نہیں اٹھا سکتی۔ تو یہ کام چندوں سے پورا کیا جا سکتا ہے یہ کام اہمیت کے لحاظ سے از حد قابل توجہ ہے۔ پاکستان و ہند کے اردو اخبارات سے مخلصانہ استدعا کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس اپیل کو یا اس کے خلاصہ کو شائع کر کے اردو نوازوں کو اس ضروری خدمت کی طرف متوجہ کریں۔ ہر شہر میں چند سرگرم کارکن تیار رہوں۔ اور چندے کر کے ادبی کتابیں کیمبرج یونیورسٹی لائبریری اردو سیکشن انگلستان کو روانہ فرمائیں۔

معتبر اطلاع ہے۔ کہ امریکہ میں بھی شکاگو یونیورسٹی ایسا ہی انتظام کرنے والی ہے۔

کیمبرج یونیورسٹی لائبریری انگلستان میں جو اردو کی کتابیں ہیں۔ ان میں مخصوص کتابیں حسب ذیل ہیں:۔ (۱) باغ و بہار۔ (۲) آرائش محفل۔ (۳) فسانہ عجائب۔ (۴) کلیات سودا (۵) کلیات ناسخ۔ (۶) کلیات میر (۷) دیوان تاباں۔ (۸) دیوان نظیر (۹) منتخب داغ (۱۰) طوطا کہانی (۱۱) اردوئے معلٰی (۱۲) دیوان غالب (۱۳) رسائل شبلی (۱۴) شعر العجم۔ (۱۵) سیرت النبیؐ۔ (۱۶) سوانح عمری مولانا روم (۱۷) رباعیات حالی (۱۸) مراۃ العروس (۱۹) توبۃ النصوح۔ (۲۰) ابن الوقت (۲۱) فسانہ آزاد کی چار جلدیں۔ (۲۲) نیرنگ خیال (۲۳) قصص الہند (۲۴) مسدس حالی۔ (۲۵) چہار درویش۔ (۲۶) قواعد اردو۔ (۲۷) رویائے صادقہ۔ (۲۸) آب حیات (۲۹) یادگار غالب (۳۰) فرحت اللہ بیگ کا مشاعرہ (۳۱) بانگ درا (۳۲) اقبال کا تمام کلام۔

کتاب بھیجنے کا پتہ یہ ہے۔ کیمبرج یونیورسٹی لائبریری اردو سیکشن کیمبرج (انگلستان)

مصباح کو ضرورت ہے

(۱) آپ کے علمی مضامین کی
(۲) ادبی شہ پاروں کی۔
(۳) ٹھوس تاریخی واقعات کی۔
(۴) تربیتی اور نصیحت آموز مراسلات کی
(۵) شعراء کرام کے تازہ کلام کی۔

اور

آپ کے مفید مشوروں کی۔ مہربانی فرما کر اپنے رشحات قلم سے ادارہ مصباح کو مستفید فرماویں۔ اور اس کی خریداری کو وسیع کرنے میں تعاون فرماویں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(مدیرہ مصباح)

اگست ۱۹۵۴ء میں آپ کی قیمت اخبار ختم ہے

مہربانی فرماکر قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمادیا کریں۔ وی۔ پی کی انتظار نہ کیا کریں۔ کہ اس سے رقم دیر سے وصول ہوتی ہے۔ اور خرچہ بھی زیادہ ہو جاتا ہے۔

خریداری نمبر	نام	تاریخ قیمت ختم
۸۷۰	ملک فیاض محمد صاحب	۱۵؍ اگست ۱۹۵۴ء
۱۶۲۶	ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب	۳۱ " "
۱۴۴۷	سید اقبال حسین شاہ صاحب	۱۴ " "
۱۲۲۹۳	حکیم محمد یعقوب صاحب	۲۵ " "
۱۲۴۸۶	سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ ادرحمہ	۱۰ " "
۱۳۰۶۴	میاں نواب دین صاحب	۸ " "
۱۴۱۳۶	مولوی نظام الدین صاحب	۳۱ " "
۱۵۷۲۳	ڈاکٹر عبد المجید خان صاحب	۱۵ " "
۱۵۷۲۹	مولوی عبد العزیز صاحب	۱۰ " "
۱۶۲۰۴	شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ	۲۱ " "
۲۰۳۳۶	مولوی خدا بخش صاحب	۱۴ " "
۲۰۹۷۵	مولوی محمد ابراہیم صاحب فرشتہ	۱۵ " "
۲۱۱۸۸	کیپٹن محمد ابراہیم صاحب	۷ " "
۲۱۲۳۱	چودھری عبد الغنی صاحب	۲۴ " "
۲۱۳۰۹	کیپٹن مرزا مبشر احمد صاحب	۳۱ " "
۲۱۳۲۱	مرزا مبارک احمد صاحب	۳۱ " "
۲۱۴۹۰	مس اے۔ کیو ڈین	۶ " "
۲۱۵۶۱	ڈاکٹر چودھری محمد عبد اللہ صاحب	۱۰ " "
۲۱۶۳۰	ڈاکٹر گوہر دین صاحب	۲۴ " "
۲۱۷۰۵	حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی	۲۳؍ اگست ۱۹۵۴ء
۲۱۷۲۱	مولوی عبد الکریم صاحب	۱۳ " "
۲۱۷۳۸	چودھری نعمت علی صاحب	۲۵ " "
۲۱۷۶۴	اے۔ ایم۔ اے خان صاحب	۱۴ " "
۲۱۸۹۸	مسجد فضل لوناراں	۱۵ " "
۲۲۰۱۲	چودھری عبد الحمید صاحب	۳۱ " "
۲۳۳۷۳	سیٹھ محمد اعظم صاحب	۲۴ " "
۲۳۴۲۳	ڈاکٹر محمد لطیف صاحب	۲۲ " "
۲۳۷۰۵	عبد الشکور صاحب دہلوی	۳۱ " "
۲۳۷۴۳	قائد مجلس خدام الاحمدیہ بالاکوٹ ہزارہ	۱۴ " "
۲۳۸۶۵	چودھری فضل احمد صاحب	۳۱ " "
۲۳۹۰۰	مرزا ارشاد احمد بیگ صاحب اکوٹنٹ	۹ " "
۲۳۹۲۹	M. Z. Ahmad Sh	۲۷ " "
۲۳۹۳۱	منشی عبد الرشید صاحب	۲۷ " "
۲۳۹۳۲	ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحب	۳۱ " "
۲۳۹۳۳	منشی محمد بخش صاحب	۳۱ " "
۲۳۹۴۸	منشی نعمت خان صاحب	۳۱ " "
۲۴۰۸۰	سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ دوالمیال	۹؍ اگست ۱۹۵۴ء
۲۴۲۲۴	ملک بشیر احمد صاحب	۱۷؍ اگست ۱۹۵۴ء
۲۴۲۲۵	رائے علی اکبر صاحب	۱۶ " "
۲۴۲۵۰	مولوی جمال دین صاحب	۲۰ " "
۲۴۲۶۲	میاں نذیر احمد صاحب	۳۱ " "
۲۴۳۳۴	حکیم غوث محمد صاحب	۱۰ " "
۲۴۳۶۳	خان صاحب احسان اللہ خان صاحب	۲۳ " "
۲۴۳۷۳	شیخ صلاح الدین صاحب	۳۱ " "
۲۴۴۱۲	شیخ عبد الرشید صاحب شرما	۲۸ " "
۲۴۴۲۰	ڈاکٹر نذیر حسین صاحب	۳؍ ستمبر ۱۹۵۴ء
۲۴۵۱۸	سید عبید اللہ صاحب	۲۶؍ اگست ۱۹۵۴ء
۲۴۵۲۲	چودھری محمد خان صاحب	۲۱ " "
۲۴۶۲۴	چودھری شریف احمد صاحب	۹ " "
۲۴۶۲۵	ملک عطا محمد خان صاحب	۹ " "
۲۴۶۲۶	میاں محمد شریف صاحب	۹ " "
۲۴۶۲۷	چودھری عبد السلام صاحب	۷ " "
۲۴۶۵۸	ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب	۱۹ " "
۲۴۶۸۸	بابو سردار خان صاحب	۲۱ " "
۲۴۶۹۹	سید حیدر شاہ صاحب	۲۶؍ اگست ۱۹۵۴ء
۲۴۷۲۶	مبارک احمد صاحب	۵؍ ستمبر ۱۹۵۴ء
۲۴۷۲۷	چودھری حیات محمد صاحب	۵ " "
۲۴۷۹۹	سیٹھ محمد یوسف صاحب	۳۱ " "
۲۴۸۹۳	سید محمد ہاشم صاحب	۱۰ " "
۲۴۹۸۴	محمد الدین محمد اسحاق صاحبان	۳؍ اگست ۱۹۵۴ء
۲۵۰۰۸	چودھری خلیل احمد صاحب	۴؍ اگست ۱۹۵۴ء
۲۵۰۱۲	چودھری عبد الوحید خان صاحب	۱۰؍ ستمبر ۱۹۵۴ء
۲۵۰۱۶	چودھری عزیز احمد صاحب	۱۸؍ اگست ۱۹۵۴ء
۲۵۰۱۸	چودھری محمد اعظم صاحب	۱۹ " "
۲۵۰۹۶	میاں غلام احمد صاحب / نصیر احمد صاحب	۱۲؍ اگست ۱۹۵۴ء
۲۵۱۰۸	حاجی ملک عبد الرحمٰن صاحب	۷ " "
۲۵۱۱۰	فضل محمد صاحب کپورتھلوی	۸ " "
۲۵۱۱۴	چودھری محمد عبد اللہ خان صاحب باجوہ	۹؍ اگست ۱۹۵۴ء
۲۵۱۲۴	Mr. F. R. Mirza	۳۰ " "
۲۵۱۳۰	احمدیہ دار التبلیغ	۱۴ " "
۲۵۱۶۲	بابو محمد غیاث صاحب فاروقی	۱۳ " "
۲۵۱۶۳	ڈاکٹر ایم۔ اے قریشی صاحب	۳۱ " "
۲۵۱۶۶	چودھری عبد المجید خان صاحب	۱۸ " "
۲۵۱۷۱	سردار رحمت اللہ صاحب	۱۹ " "
۲۵۱۹۵	مولوی مصباح الدین صاحب	۲۴ " "
۲۵۲۲۷	میاں عبد اللطیف صاحب	۸؍ ستمبر ۱۹۵۴ء
۲۵۲۳۱	محمد صادق صاحب	۷؍ اگست ۱۹۵۴ء
۲۵۲۳۴	چودھری محمد عبید اللہ خان صاحب	۱۰؍ اگست ۱۹۵۴ء

ہالینڈ اور انڈونیشیا کی یونین کو توڑ دیا جائے گا

ہیگ ۲۶ ؍جولائی۔ ہالینڈ اور انڈونیشیا کے درمیان ایک معاہدہ کا مسودہ مرتب کیا گیا ہے۔ جس کا مقصد انڈونیشیا کو تاج ہالینڈ سے الگ کرنا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ حکومت انڈونیشیا نے واضح کیا ہے۔ کہ چونکہ وزیر اعظم یہاں موجود نہیں۔ اس لئے انڈونیشین وفد کو معاہدہ مذکور پر دستخط ثبت کرنے کا اختیار نہیں دیا جائے گا۔ اس سے پہلے جکارتا میں ایک سرکاری افسر نے کہا تھا۔ کہ انڈونیشین وفد نے ہدایات کی خلاف ورزی کی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ انڈونیشیا میں ڈچ تجارتی اور دوسرے اداروں کے متعلق تحفظات طلب کئے گئے ہیں۔ اور اختلافات انہی مطالبات کی بناء پر پیدا ہوئے ہیں۔ جکارتا میں انڈونیشین کابینہ کا خفیہ اجلاس ہوا۔ اس میں انڈونیشین وفد کو تازہ ہدایات بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا۔

فرانسیسی فوج ۱۱ ؍اکتوبر کی رات کو ہنوئی سے نکل جائے گی

پیرس ۲۶ ؍جولائی۔ فرنچ پیرس ایجنسی نے فرانسیسی افسروں کے ذریعہ حاصل شدہ معلومات کی بناء پر اعلان کیا۔ کہ فرانسیسی فوج ۱۱ ؍اکتوبر کی رات کو ہنوئی سے نکل جائے گی۔ اور ۱۳ ؍مئی کو ہنڈونگ خالی کر دیا جائیگا۔ جو ہنوئی اور ہے ایونگ کے درمیان واقع ہے۔

۵ ؍مئی ۱۹۵۵ء تک شمالی ویتنام کو مکمل طور سے خالی کر دیا جائیگا۔ ہے ایونگ کی فرانسیسی افواج کی واپسی کے لئے یہ تاریخ مقرر کر دی گئی ہے۔

اگر جنیوا کانفرنس ناکام ہو جاتی

تو مہلک ایٹمی ہتھیار استعمال ہوتے (نہرو)

اجمیر ۲۶ ؍جولائی۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے دوروزہ اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے صدر کانگرس مسٹر نہرو نے کہا۔ کہ ہندوستان نے ویٹ نام، لاؤس اور کمبوڈیا میں تین بین الاقوامی کمشنوں میں شرکت منظور کرلی ہے۔ مسٹر نہرو نے کہا۔ کہ معاہدہ جنیوا عالمی امن کے قیام کے لئے ایک بڑا اقدام ہے۔ نگران کمیشنوں میں شرکت کے فیصلے نے ہندوستان پر ایک بڑی ذمہ داری عائد کر دی ہے۔

معاہدہ جنیوا کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا۔ کہ بین الاقوامی صورت حالات میں تبدیلی اس وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ کہ یہ معاہدے محدود پہلو اور وسیع تر پہلو دونوں اعتبار سے اچھے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ دنیا میں پہلی بار امن اور صلح کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے دو بڑے ممالک کے سیاستدان جدوجہد کر رہے ہیں۔ اگر جنیوا کانفرنس ناکام ہو جاتی۔ تو ہندچینی میں جنگ جاری رہتی۔ صرف جاری ہی نہ رہتی۔ بلکہ اس کا دائرہ وسیع ہو جاتا۔ اور شدت بڑھ جاتی۔ اس صورت میں نئے ایٹمی اسلحہ استعمال ہوتے۔ اس سے مراد ایٹم بم نہیں بلکہ اور قسم کے ایٹمی اسلحہ جن کی حیثیت ہم نہیں جانتے۔ اگرچہ وہ ایٹم بموں کی طرح خطرناک نہیں تاہم بہت طاقتور ہیں۔

بھارت کے ساتھ کشمیر کے الحاق کیلئے

استصواب رائے کی ضرورت ہی نہیں

مقبوضہ کشمیر نیشنل کانفرنس کی قرارداد

سری نگر ۲۶ ؍جولائی۔ مقبوضہ کشمیر کی نیشنل کانفرنس کی نئی ورکنگ کمیٹی نے بالاتفاق یہ قرارداد منظور کی۔ کہ "ریاست کشمیر کے بھارت کے ساتھ الحاق کے لئے ہرگز استصواب رائے کی ضرورت نہیں ہے۔" کمیٹی مذکور کا اجلاس گذشتہ ۸ روز سے ہو رہا تھا۔ اور اس میں تمام ممبروں نے حصہ لیا۔ بخشی غلام محمد بھی مباحث میں شریک تھے۔ کمیٹی کے ایک ترجمان نے ایک پریس کانفرنس میں کہا۔ کہ کمیٹی نے الحاق کے سوال پر ریاستی عوام کے جذبات کو اپنے سامنے رکھا ہے۔ کمیٹی نے حکومت کشمیر اور دستور ساز کشمیر کی اس بات کے لئے تعریف کی اور اس نے ہمیشہ کے لئے ریاست کے الحاق کا فیصلہ کر دیا اور اس طرح وہ تمام شکوک و شبہات اور غیر یقینی کیفیت کا خاتمہ ہو گیا۔ جس کی وجہ سے لوگوں کے ذہنوں میں ایک طرح کا انتشار تھا۔ ہندوستان کے ساتھ اب ریاست کے تعلقات مضبوط بنیادوں پر قائم ہو گئے ہیں

حکومت پنجاب نے پاسپورٹوں کے حصول میں آسانی پیدا کردی

ضلع لاہور کے باشندے اپنی درخواستیں دفتر پاسپورٹ میں دینگے

لاہور ۲۶ جولائی:- آج لاہور میں جاری ہونے والے ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ حکومت کچھ عرصہ سے پاسپورٹوں کے حصول کے لئے درخواستیں پیش کرنے اور ان پر کارروائی کے موجودہ طویل اور بےڈھب طریق کار پر نظرثانی کرنے کے سوال پر غور کر رہی تھی۔ چنانچہ اب یہ طے پایا ہے کہ جہاں تک ممکن اور جائز ہو۔ پاک و ہند کے پاسپورٹوں اور عالمی پاسپورٹوں کے لئے جو درخواستیں ضلع لاہور کے سوا ڈپٹی کمشنر صاحبان کے دفاتر میں موصول ہوں اگر وہ ہر لحاظ سے مکمل ہوں۔ تو مذکورہ دفاتر میں موصول ہونے کی تاریخ سے ان پر ایک ماہ سے زائد عرصہ صرف نہیں ہونا چاہیئے۔ اس بارے میں متعلقہ اہلکاروں کو مناسب ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔ تیار ہونے پر پاسپورٹ متعلقہ ڈپٹی کمشنروں کے پاس بھیجدیئے جائیں گے۔ جنہیں وہ آگے درخواست دہندوں کو ارسال کر دیں گے۔

جہاں تک ضلع لاہور (جس میں لاہور شہر بھی شامل ہے) کا تعلق ہے یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ ۲ اگست ۱۹۵۵ء سے اس سلسلہ میں درخواست دہندوں سے تمام درخواستیں دفتر پاسپورٹ واقعہ لارنس کلب نزد پنجاب سول سیکرٹریٹ لاہور میں تمام کام والے دنوں میں گرمیوں میں صبح آٹھ بجے سے گیارہ بجے دن تک اور سردیوں میں ساڑھے نو بجے دن سے ساڑھے بارہ بجے بعد دوپہر وصول کی جائیں گی۔ پاسپورٹ جاری کرتے وقت درخواست دہندوں کو لارنس کلب میں بھی پاسپورٹ براہ راست دیئے جائیں گے

پاک و ہند پاسپورٹوں کے [illegible] فارم مروجہ طریقہ کے مطابق پنجاب کے تمام ڈاکخانوں اور ڈپٹی کمشنر صاحبان کے دفاتر سے دو آنہ قیمت فی فارم کے حساب سے دستیاب ہو سکیں گے۔

پریس نوٹ میں واضح کیا گیا ہے۔ کہ یہ فارم ۲ اگست ۱۹۵۵ء سے ڈپٹی کمشنر لاہور کے دفتر میں مہیا نہیں ہو سکیں گے۔ اس لئے درخواست دہندوں کو یہ فارم ڈاکخانوں سے حاصل کرنے پڑیں گے۔ عالمی پاسپورٹوں کے لئے ڈیکلریشن فارم ڈپٹی کمشنروں کے دفاتر سے بھی مل سکیں گے۔ اور ضلع لاہور کے درخواست دہندوں کو یہ فارم لارنس کلب میں واقع پاسپورٹ آفس سے مہیا ہوں گے۔

درخواست دہندگان کو توجہ دلائی گئی ہے کہ جہاں حکومت پاسپورٹوں کے بارے میں درخواستوں پر فوری کارروائی کرنے کی ہر ممکن سعی عمل میں لائے گی وہاں درخواست دہندوں کو اپنے مفاد کی خاطر اس بات کا یقین کر لینا چاہیئے کہ آیا ان کے کاغذات انکے اپنے حالات اور ضروریات کے مطابق ہر لحاظ سے مکمل ہیں۔

خیرپور اور بہاولپور میں ہفتہ شجرکاری

خیرپور ۲۶ جولائی۔ کل سے ریاست خیرپور میں درخت لگانے کا ہفتہ شروع ہو رہا ہے۔ حکومت نے عوام سے کثیر تعداد میں درخت لگانے کی اپیل کی ہے۔ ادھر سے ریاست بہاولپور میں بھی درخت کاری کا ہفتہ منایا جا رہا ہے اس غرض کے لئے شیشم اور شہتوت کے ایک لاکھ پودے تقسیم کرنے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

پرتگال کا ہندوستان سے احتجاج

لزبن ۲۶ جولائی:- حکومت پرتگال نے اپنی ہندوستانی نوآبادیوں میں مداخلت کرنے کے خلاف حکومت ہندوستان سے احتجاج کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ پرتگال نے اپنے نئی دہلی کے سفارتخانے کو مطلع کر دیا ہے۔ کہ ان نوآبادیوں میں ہندوستان کی مداخلت کے خلاف پرزور احتجاج کرے۔ احتجاج میں ہندوستان سے ضمانت مانگی گئی ہے۔ کہ دوبارہ مداخلت کے واقعات پیش نہیں آئیں گے۔ یہ بھی واضح کر دیا گیا ہے۔ کہ اگر ہندوستان نے اپنی روش نہ بدلی تو نتائج کی ذمہ داری اسی پر ہوگی۔

آسٹریلیا میں یورینیم کے نئے دفینوں کا پتہ چلا ہے

یہ دفینے سابقہ دفینوں سے زیادہ اہم اور زیادہ وسیع ہیں

ڈارون ۲۵ جولائی:- یہاں سے تقریباً ایک سو اسی میل جنوب مشرق میں یورینیم کے بعض نئے دفینوں کا پتہ چلا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ یہ دفینے تمام سابقہ دفینوں سے زیادہ اہم اور وسیع ہیں۔ متعلقہ حکام ان کے متعلق کسی قسم کا تبصرہ کرنے سے احتراز کر رہے ہیں۔ تاہم وہاں کام تیز رفتاری سے جاری ہے۔ ڈارون سے روزانہ ہوائی جہاز کسی نامعلوم علاقہ کی طرف پرواز کرتے ہوئے جاتے اور واپس آتے ہیں۔ وہاں باقاعدہ ایک کیمپ قائم کر دیا گیا ہے۔ مسٹر جارج سلائس نامی ایک ماہر طبقات الارض نے مسلسل آٹھ ماہ کی محنت کے بعد ان دفینوں کا پتہ چلایا ہے۔ یہ علاقہ ڈیڑھ میل سے زیادہ لمبا ہے۔ اور چوڑائی بھی کچھ اسی کے لگ بھگ ہے۔ اس سے یورینیم کے جو نمونے برآمد ہوئے ہیں۔ وہ بہت اعلیٰ قسم کے ہیں۔

روس کے ساتھ پولینڈ کی تجارت میں اضافہ

وارسا ۲۵ جولائی:- پولینڈ نے اس سال روس کے ساتھ جتنی مالیت کی تجارت کی ہے۔ وہ اس کی کل بیرونی تجارت کا چالیس فی صدی ہے۔ ۱۹۵۳ء میں یہ اوسط ۳۳ فی صدی کے قریب تھی۔ اس کا انکشاف پولینڈ کے نائب وزیراعظم مسٹر ہلیری منک نے کیا ہے۔ "پراودا" میں پولینڈ کی بیرونی تجارت کے متعلق ان کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ پولینڈ کی اقتصادی پالیسی کا نقطہ مرکزی یہ ہے۔ کہ وہ روس کی زیر قیادت عظیم سوشلسٹ کیمپ کا رکن بنا رہے۔ یاد رہے گذشتہ جنگ سے پہلے روس کے ساتھ پولینڈ کی تجارت صرف ایک فی صدی کے قریب تھی۔

تبادلے

لاہور ۲۶ جولائی:- حکومت پنجاب نے درج ذیل تبادلے کئے ہیں۔ جن پر فوری طور پر عملدرآمد ہوگا
(۱) شیخ علی ذوالقرنین پی سی ایس-ای اے سی سیالکوٹ شیخوپورہ تبدیل کر دیئے گئے۔
(۲) مسٹر محمد صدیق وکیل مجسٹریٹ منٹگمری شیخوپورہ تبدیل ہو گئے ہیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴